حیاۃ الانبیاء

تصنیف

حضرت امام ابوبکر احمد بن الحسین بیہقی رضی اللہ عنہ

ترجمہ و تخریج

حضرت علامہ محمد عباس رضوی صاحب

پاکستان

ترتیب و تقدیم

جناب محمد فاروق خالصنا رضوی

صدر سنی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او) ناگپور

ناشر سنی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او)

نزد دیواڑیا کانگریس بھون، بھالدار پورہ، ناگپور (مہاراشٹر) انڈیا۔

e-mail : sunni_hanfi_organization@gmail.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ

حیاۃ الانبیاء فی قبورھم

تصنیف

حضرت امام ابوبکر احمد بن الحسین بیہقی رضی اللہ عنہ

ولادت ۳۸۴ھ ——— وصال ۴۵۸ھ

ترجمہ و تخریج

حضرت علامہ محمد عباس رضوی صاحب

پاکستان

ترتیب، تقدیم و تصحیح

جناب محمد فاروق خالصدار رضوی

صدر سنی حنفی آرگنائزیشن (ایس اچ او)، ناگپور

حسب فرمائش

عبدالوکیل رضوی صاحب

(صدر رضا اکیڈمی، ناگپور برانچ)

ناشر سنی حنفی آرگنائزیشن (ایس اچ او)

نزد یواڑیا کانگریس بھون، بھالدارپورہ، ناگپور (مہاراشٹر) انڈیا۔

حالات مصنف

حضرت امام ابوبکر احمد بن الحسین بیہقی رضی اللہ عنہ

از : جناب محمد فاروق خانصاحب رضوی
صدر سنی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او)، ناگپور

نام ونسب :

کنیت ابوبکر، اسم گرامی احمد ہے۔ سلسلہ نسب یہ ہے۔ احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ۔ آپ کی ولادت ماہ شعبان المعظم ۳۸۴ھ میں بیہق میں ہوئی۔ بیہق ایک گاؤں کا نام ہے جو نیشاپور سے ساٹھ میل کے فاضلہ پر آباد تھا۔ اس گاؤں کی نسبت سے ہی آپ بیہقی کہلائے۔

تحصیل علم :

اللہ تعالیٰ نے امام بیہقی کو قبول علم، غیر معمولی صلاحیت سے نوازا تھا۔ انہوں نے دستور زمانہ کے مطابق پہلے اپنے شہر اور مضافات کے علماء سے علم حاصل کیا پھر وہ مزید علم وتفقہ حاصل کرنے کے لیے اسلامی شہروں کی طرف متوجہ ہوئے۔ رحلت وسفر کے مصائب ومشکلات جھیلتے ہوئے پورے ذوق وانہماک کے ساتھ مقتدر علماء وفقہا سے کسب علم کرتے رہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے نیشاپور، بغداد، جبال، کوفہ، بصرہ، مکہ، مدینہ ودیگر اسلامی شہروں کا سفر کیا۔ آپ نے جن مقتدر علماء ومشائخ سے علم حاصل کیا ان کی تعداد کا احاطہ دشور ہے۔ چند اہم شیوخ کے نام یہ ہیں۔

امام عبداللہ حاکم، ابوالحسن محمد بن حسین علوی، ابوطاہر بن محمش، ابوبکر بن فوزک، ابوعلی روز باری، عبداللہ بن یوسف بن ناموبہ، ابوعبدالرحمٰن سلمی، ہلال بن محمد، ابوالحسین بن بشران، ابن یعقوب ایادی، حسن بن احمد بن فراس، جناح بن نذیر۔ وغیرہ۔ (تذکرۃ الحفاظ، جلد۳، صفحہ۳۱۰)

علم وفضل :

آپ تورع وزہد میں وہی خصائل رکھتے تھے جو علماء ربانین میں ہونے چاہیئے۔ امام بیہقی قوت حفظ اور ثقاہت واتقان میں امتیازی شان رکھتے تھے۔

حضرت امام ابن سبکی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ۔ ''امام بیہقی مسلمانوں کے ائمہ ہداۃ میں سے دین متین کے داعی تھے۔ وہ علم وفضل کے پہاڑ اور اپنے پورے دور میں عدیم المثال و یکتائے روزگار، میدان علم کے شہسوار، حاذق الفن، محدث سرعت فہم ، جودت طبع اور ذہن کی درا کی میں بے نظیر تھے''۔

(تذکرۃ المحدثین، جلد۲)

حافظ امام ذہبی علیہ الرحمہ نے آپ کا تذکرہ ''الامام الحافظ صاحب التصانیف'' کے الفاظ سے شروع کیا ہے۔ ایک مقام پر فرماتے ہیں۔ ''عنده عوال وبورك له فی عمله لحسن مقصده وقوة فهه وحفظه۔ ''یعنی آپ کے پاس عالی اسناد احادیث تھیں آپ کی حسن نیت، قوت فہم اور قابل رشک حافظہ کی وجہ سے آپ کے علم میں بے حد برکت ہوئی۔'' (تذکرۃ الحفاظ، جلد۳، صفحہ۳۱۰)

صاحب مشکوٰۃ حضرت امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''امام بیہقی حدیث وفقہ کی واقفیت اور ان کی تدریس وتصنیف میں یگانہ روزگار تھے یہ امام ابوعبداللہ حاکم کے نامور شاگردوں میں سے ہیں۔ بعض محدثین فرماتے ہیں حفاظ حدیث میں سے سات ایسے محدث گزرے ہیں جن کی تصانیف بہت عمدہ ہیں اور لوگوں کو ان سے بہت نفع پہنچا، جن کے اسماء گرامی یہ ہیں (۱) امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی (۲) امام حاکم ابوعبداللہ نیشاپوری (۳) حافظ مصر امام ابومحمد عبدالغنی ازدی (۴) امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی (۵) حافظ مغرب ابوعمر بن عبدالبر نمری (۶) امام احمد بن حسین بیہقی (۷) امام ابوبکر احمد خطیب بغدادی۔ (مشکوٰۃ شریف، باب اسماء الرجال، صفحہ۴۶۵)

امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ''محدثین کا اتفاق ہے کہ امام حاکم کے شاگرد امام بیہقی حدیث کی طلب وتحری میں ان سے فائق تھے''۔ (تبیین کذب المفتری۔ صفحہ۲۶۶)

علامہ ظہیر الدین بیہقی لکھتے ہیں۔ ''فن حدیث میں ان کا کوئی ہمسر اور ثانی نہ تھا ان کے زمانہ میں خراسان کے اندر کسی کو ان کی مرضی وسند کے بغیر حدیث بیان کرنے یا اس میں کسی قسم کے تصرف کرنے کی مجال نہ تھی''۔

امام بیہقی فقہ میں حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کے پیرو تھے، انہوں نے اس مکتب فقہ کی

تہذیب وتنقیح اور ترویج واشاعت میں نمایاں کارنامے انجام دیئے ہیں۔انھیں فقہ اور فن حدیث وعلل حدیث میں پوری مہارت تھی۔خدائے تعالیٰ نے احادیث مختلفیہ کے جمع کرنے کا انھیں خوب ملکہ عطا فرمایا تھا۔محدث امام الحرمین (امام جوینی) نے ان کے بارے میں فرمایا۔''**مامن شافعی الا وللشافعی علیه منة الا البیهقی فان له علی الشافعی منة لتصانیفه فی نصرة مذهبه**'' دنیا میں سوائے امام بیہقی کے اور کسی شافعی کا احسان امام شافعی رضی اللہ عنہ کی گردن پر نہیں ہے، وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنی تمام تصانیف میں امام شافعی کے مذہب کی نصرت وتائید کی ہے اور اسی وجہ سے اس مذہب کا رواج دوبالا ہوگیا''۔ (تذکرۃ الحفاظ، جلد۳، صفحہ۳۱۰)

امام ابن سبکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ۔''کوئی شافعی المذہب امام بیہقی کی تصنیفات سے بے نیاز نہیں رہ سکتا''۔

ایک وقت کے فقیہ نے حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ جامع مسجد میں ایک تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں اور فرمارہے ہیں۔''آج میں نے کتاب فقیہ احمد (یعنی بیہقی) سے فلاں فلاں حدیث کا استفادہ کیا ہے''۔

محمد بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جو مشہور فقیہ ہیں فرماتے ہیں کہ۔''ایک روز میں نے خواب دیکھا کہ ایک صندوق زمین سے آسمان کی طرف اڑا جارہا ہے اور اس کے گرداگرد ایک ایسا چمکتا ہوا نور ہے جو آنکھوں کو خیرہ کرتا ہے میں نے دریافت کیا یہ کیا چیز ہے ؟ تو فرشتوں نے جواب دیا کہ یہ امام بیہقی کی تصنیفات کا صندوق ہے جو بارگاہ رب العزت میں مقبول ہوگیا ہے''۔

تصانیف :

امام بیہقی فن حدیث میں یگانہ روزگار اور بے نظیر تھے ان سے بکثرت حدیثیں روایت کی گئیں اور انہوں نے اس فن میں متعدد کتابیں اپنی یادگار چھوڑیں ہے۔ بقول علامہ سمعانی علیہ الرحمہ کے۔''امام بیہقی کے پاس احادیث کا بہت بڑا وسیع ذخیرہ تھا اور انہوں نے متعدد بے مثال تصنیفات چھوڑی ہے''۔امام بیہقی نے جس ذوق وشوق اور تلاش وجستجو کے ساتھ علوم وفنون کے گراں بہاں

موتیوں کو اپنے دامن میں سمیٹا ان کی نظیر معاصرین میں مشکل سے ہی مل سکتی ہے۔آپ نے جو ذخیرہ کتب لکھا ہے ان کی تعداد تقریباً ایک ہزار کے قریب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کے علم میں بڑی برکت اور فہم میں کامل قوت عطا فرمائی تھی۔انکی یادگار میں ایسی ایسی عجیب تصانیف موجود ہے جو ان سے پہلے لوگوں سے ظاہر نہیں ہوئی تھی۔آپکی مشہور تصانیف میں سے چند یہ ہے۔(۱) کتاب الاسماء والصفات (۲) دلائل النبوۃ (۳) السنن الکبیر (۴) السنن الصغیر (۵) کتاب الاعتقاد (۶) شعب الایمان (۷) مناقب الشافعی (۸) الدعوات الکبیر (۹) کتاب الخلافیات (۱۰) مناقب الامام الاحمد (۱۱) احکام القرآن للشافعی (۱۲) الدعوات الصغیر (۱۳) اثبات الرویۃ (۱۴) کتاب البعث والنشور (۱۵) الزہد الکبیر (۱۶) کتاب آلاداب (۱۷) کتاب الاسریٰ (۱۸) الاربعین (۱۹) فضائل الاوقات (۲۰) اثبات عذاب القبر (۲۱) الترغیب والترہیب (۲۲) المصنف فی فضائل الصحابۃ (۲۲) کتاب المعارف (۲۳) کتاب الاسریٰ (۲۴) المعرفۃ (۲۵) حیات الانبیا۔۔۔وغیرہ۔۔۔ابن خلکان لکھتے ہیں۔ تبلغ تصانیفه الف جزء ''ان کی تصانیف کی ضخامت ایک ہزار اجزاء تک پہونچتی ہے۔ (وفیات۔جلد ا،صفحہ ۴۶)

چند اہم تلامذہ :

آپ کے چشمہء علم سے سیراب ہونے والوں کی بہت بڑی تعداد ہے ان میں سے چند اہم تلامذہ کے اسماء گرامی یہ ہیں۔شیخ الاسلام ابو اسماعیل انصاری، ابوالحسن عبیداللہ بن محمد احمد، اسماعیل بن احمد، ابوعبداللہ فراوی، ابوالقاسم شمامی، ابوالمعالی محمد بن اسماعیل فارسی، عبدالجبار بن عبدالوہاب دہان، عبدالجبار بن محمد خواری، عبدالحمید بن محمد وغیرہم

وفات :

امام بیہقی کا وصال ہفتہ کے دن ۱۰/ جمادی الاوّل ۴۵۸ھ کو شہر نیشاپور میں ہوا۔ ان کو تابوت میں رکھ کر بہیق میں لایا گیا اور خسروجرد میں دفن کیا گیا۔ انا للّٰہ وانا الیه راجعون

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

۱) اخبرنا ابو سعيد احمد بن محمد بن الخليل الصوفی فقال انباء ابو احد عبدالله بن عدی الحافظ قال ثنا قسطنطين بن عبدالله الرومی قال ثنا الحسن بن عرفة قال حدثنی الحسن بن قتيبه المدائنی ثنا المستلم بن سعيد الثقفی عن الحجاج بن الاسود عن ثابت البنانی عن انس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم الانبيآء احياء فی قبور هم يصلون : هذا حديث يُعَدّ فی افراد الحسن بن قتيبه المدائنی وقد روی عن يحيی بن ابوبكر عن المستلم بن سعيد۔[1]

حدیث نمبر : ۱

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔'' انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں''۔

یہ حدیث حسن بن قتیبہ کے مفردات میں شمار کی گئی ہے اور یہ یحییٰ ابن ابوبکر عن المستلم بن سعید سے بھی روایت کی گئی ہے۔ [1]

۲) وقدروی عن يحيیٰ بن ابی بكر عن المستلم بن سعيد، وهو فيما اخبرنا الثقة من اهل العلم قال انباء ابو عمرو بن حمدان قال انباء ابو يعلیٰ الموصلی ثنا ابو الجهم الا زرق بن علی ثنا يحيیٰ بن ابی بكير ثنا المستلم بن

حدیث نمبر : ۲

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔'' انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز

---

[1] مسند ابی یعلیٰ ۔۶/۱۴۷، مجمع الزوائد ۔۸/۲۱۱، فتح الباری ۔۶/۳۵۲، مرقاۃ ۔۳/۲۴۱، الجوھر المنظم ۲۲، وفا الوفا ۔۴/۱۳۵۲، کتاب الاعلام ۔۲/۱۶۳، الکامل ۔۲/۷۳۹، القول البدیع ۔۱۶۷، مدارج النبوۃ ۔۲/۴۴۷، سعادۃ الدارین ۔۱۸۰، مختصر الفتاویٰ لابن تیمیہ ۔۱۷۰، فیوض الحرمین ۔۸۰، نیل الاوطار ۔۳/۲۴۸

سعید عن الحجاج عن ثابت عن انس بن مالک رضی الله عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله علیه وسلم الا نبیاء احیاء فی قبور هم یصلون - [1]

پڑھتے ہیں"۔ [1]

۳) وقدروی من وجه آخر عن انس بن مالک موقوفا اخبرنا ابو عثمان الامام رحمه الله انباء زاهربن احمد انباء ابو جعفر محمد بن معاذ المالینی ثنا الحسین بن الحسن ثنا مؤمل ثنا عبیدالله بن ابی حمید الهذلی عن ابی المليح عن انس بن مالک : الا نبیاء فی قبورهم احیاء یصلون - [2]

حدیث نمبر :۳

ایک اور سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ روایت موقوفا بیان کی گئی ہے۔ حضرت ابوالمليح حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ [2]

۴) وروی کما اخبرنا ابو عبدالله الحافظ ثنا ابو حامد بن علی الحسنوی املاءً ثنا ابو عبدالله محمد بن العباس الحمصی ثنا

حدیث نمبر :۴

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے

---

[1] [2] مسند ابی یعلیٰ ۔۶/۱۴۷، مجمع الزوائد۔۸/۲۱۱، فیض القدیر۔۳/۱۸۴، فتح الباری۔۶/۳۵۲، مرقاۃ۔۳/۲۴۱، الجوهر المنظم ۲۲، وفاالوفا ۔۴/۱۳۵۲، کتاب الاعلام۔۲ /۱۶۳، الکامل۔۲/۳۹۷، زرقانی علی المواهب۔۶/۱۶۹، سبل الهدیٰ والرشاد۔۱۲/۳۶۰، شفاء السقام ۱۸۷، القول البدیع۔۱۶۷، مدارج النبوۃ۔۲/۴۴۷، سعادۃ الدارین۔۱۸۰، رسائل ابن عابدین۔۲/۲۰۲۔ مختصر الفتاویٰ لابن تیمیہ۔۱۷۰، نیل الاوطار۔۳/۲۴۸، السراج الوہاج شرح مسلم۔۱/۵۰۴

ابو الربیع الزھرانی ثنا اسماعیل بن طلحة بن یزید عن محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ عن ثابت عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، قال ان الا نبیاء لا یُترکون فی قبورھم بعد اربعین لیلةً و لکنھم یصلون بین ید ی اللّٰہ عزوجل حتی یُنفَخَ فی الصُّور - [1]

و ھذا ان صح بھذا اللفظ، فالمراد بہ واللہ اعلم لا یترکون الا ھذا المقدار ثم یکونون مصلین فیما ید ی اللہ عزوجل کما روینا فی الحدیث الاول -

ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''انبیاء کرام اپنی قبروں میں چالیس روز کے بعد نہیں چھوڑے جاتے مگر یہ کہ وہ اللہ عزوجل کے حضور صور پھونکنے تک (یعنی قیامت تک) نماز پڑھتے ہیں''۔ [1]

یہ حدیث اگر ان الفاظ کے ساتھ صحیح ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس مقدار (یعنی چالیس راتیں) چھوڑے جاتے ہیں، پھر اپنے رب کے حضور نمازیں پڑھتے ہیں جیسا کہ پہلی حدیث میں ہم نے روایت کیا۔

حدیث نمبر : ۵

۵) فقد روی سفیان الثوری فی ''الجامع'' قال شیخ لنا عن سعید بن المسیّب قال : مامکث نبی فی قبرہ اکثرمن اربعین لیلةً حتی یرفعا -

حضرت امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے اپنی ''جامع'' میں روایت کی ہے کہ ہمارے شیخ نے حضرت سعید بن المسیّب سے روایت بیان کی ہے، انہوں نے کہا کہ۔ ''کوئی نبی اپنی قبر میں چالیس راتوں سے زیادہ نہیں ٹھہرتا یہاں تک کہ اسے اٹھا لیا

---

[1] فردوس الاخبار لا مام دیلمی۔۱/۲۷۳، کنز العمال۔۱۱/۴۷۳، مسند الشامیین لا مام طبرانی۔۱/۱۹۴، التعقبات علی الموضوعات۔۵۳، شفاء السقام۔۱۸۰، زرقانی شرح المواہب۔۵/۳۳۵، جذب القلوب۔۱۹۹،

جاتا ہے۔ [1]

٦) كما روينا حديث المعراج اذا النبى صلى الله عليه وسلم راى موسىٰ عليه السلام قائماً يصلى فى قبره ثم راه مع سائر الانبياء عليهم السلام فى بيت المقدس ثم راى هم فى السموات والله تبارک و تعالىٰ فعال لما يريد -

حدیث نمبر : ٦

جیسا کہ ہم نے حدیث معراج وغیرہ میں روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھتے دیکھا پھر دیگر تمام انبیاء کرام کے ساتھ بیت المقدس میں دیکھا، پھر آسمان میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

٧) ما اخبرنا ابو الحسين على بن محمد بن عبدالله بن بشران ببغدا د انبانا اسماعيل بن محمد الصّفّار ثنا محمد بن عبدالملک الدّقيقى ثنا يزيد بن هارون، ثنا سلمان التّيمى عن انس بن مالک ان بعض اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم اخبره ان النبى صلى الله عليه وسلم ليلة اسرىٰ به سر على موسى عليه السلام و هو يصلى فى قبره -

حدیث نمبر : ٧

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے خبر دی کہ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو وہ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

---

[1] اس روایت میں یہ الفاظ حضرت سعید بن المسیب کے ہیں۔ یہ کوئی حدیث مرفوع نہیں بلکہ اس روایت کا موضوع ہونا ائمہ محدثین نے بیان کیا ہے۔ دیکھئے القول البدیع۔١٦٨، جذب القلوب۔١٨٨، روح المعانی۔٢٢/٢٨ وغیرہ

٨) واخبرنا ابوالحسين بن بشران انباء اسماعيل انباء احمد بن منصور بن يسار الرمادی ثنا يزيد بن ابی حكيم ثنا سفيان يعنی الثوری ثنا سليمان التيمی عن انس قال : رسول الله صلی الله عليه وسلم مررت علی قبر موسیٰ وهو قائم يصلی فی قبره ۔ [1]

حدیث نمبر : ٨

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''میں حضرت موسیٰ کی قبر سے گزرا تو وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے''۔ [1]

٩) اخبرنا ابو عبدالله الحافظ ثنا ابو العباس محمد يعقوب ثنا محمد بن عبدالله بن المناوی ثنا يونس بن محمد المودّب ثنا حماد بن سلمة ثنا سليمان التيمی و ثابت البنانی عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال : أتيتُ موسیٰ ليلة اسرِیٰ بی عند الكثيب الاحمر وهو قائم يصلی فی قبره ۔ [2]

حدیث نمبر : ٩

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''جس رات مجھے معراج کرائی گئی میں حضرت موسیٰ کے پاس سرخ ٹیلے کے قریب آیا تو (میں نے دیکھا) وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے''۔ [2]

١٠) اخبرنا احمد بن علی الحربی ثنا

حدیث نمبر : ١٠

---

[1] [2] یہ حدیث سند کے لحاظ سے بالکل صحیح ہے، دیکھئے۔ صحیح مسلم۔٢/٢٦٨، مسند امام احمد۔٣/١٤٨، سنن نسائی۔١/٢٤٢، مصنف عبدالرزاق۔٣/٥٧٧، مسند ابویعلیٰ۔٦/٧١، صحیح ابن حبان۔١/١٣٩، حلیۃ الاولیا۔٦/٣٥٣، فردوس الاخبار۔ ٤/٢٥٦، سیرت ابن اسحاق۔١/٢٩٧، شرح السنہ۔١٣/٣٥١، طبرانی المعجم کبیر۔١١/٩١، نوادرالاصول۔٤٠٩، الرسائل القشیریہ۔١٨، کتاب الزہد لامام احمد۔٩٥، السنن الکبریٰ للنسائی۔١/٤١٩، تاریخ اصبھان لابی نعیم۔٢/١٤٥، کتاب الروح لابن قیم۔٧٤، شفاء السقام۔١٨٣

حاجب بن احمد ثنا محمد بن يحيى ثنا احمد بن خالد الوهبى ثنا عبدالعزيز بن ابى سلمة عن عبدالله بن الفضل الهاشمى عن ابى سلمه بن عبدالرحمن عن ابى هريرة قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد رايتنى فى الحجر وانا اخبر قريشا عن سرانى فساء لونى عن اشيآء من بيت المقدس لم اثبتها فكربت كربا ما كربت مثله قط، فرفعه الله لى انظر اليه ما يساء لونى عن شيء الا انباء تهم به - [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں نے اپنے آپ کو حطیم میں دیکھا جس وقت میں قریش کو سفر معراج کی تفصیل بتا رہا تھا۔ قریش نے بیت المقدس کی بعض ایسی اشیاء کے متعلق مجھ سے سوال کیا جو اس وقت میرے ذہن میں نہ تھیں۔ مجھے اس وقت اتنی پریشانی ہوئی کہ اس سے پہلے کبھی ایسی پریشانی نہ ہوئی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے سامنے کر دیا۔ میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا اور لوگوں کے سوالات کے جوابات دے رہا تھا''۔ [1]

حدیث نمبر :۱۱

۱۱) ما اخبرنا محمد بن عبد الله الحافظ ثنا ابو العباس محمد بن يعقوب ثنا ابو جعفر احمد بن عبدالحميد الحارثى ثنا الحسين بن على الجعفى ثنا عبدالرحمن بن يزيد بن جابر عن ابى الا شعث الصنعانى عن اوس بن اوس قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''تمہارے دنوں میں افضل دن جمعہ کا ہے، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اور اسی دن انہوں

---

[1] اس حدیث کی تخریج حدیث نمبر ۸، ۹ کے مطابق ہے۔

افضل ایا کم الجمعة، فیه خلق آدم وفیه قبض ، وفیه النفخة، وفیه الصعقه، فاکثروا علی من الصلوة فیه فان صلا تکم معروضة علی : قالوا وکیف تعرض صلا تنا علیک وقد ادمت یقولون بلیت، فقال ان الله قد حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء علیهم السلام اخرجه ابوداؤد السجستانی فی کتاب السنن، وله شواهد[1]

نے انتقال فرمایا، اوراسی دن (قیامت کا) صور پھونکا جائے گا، اسی دن دوبارہ اٹھایا جائے گا۔ اس لیے اس روز مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرواس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے''۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ ''ہمارا درود آپ پر کیسے پیش ہوگا ! حالانکہ آپ تو ختم ہو چکے ہوں گے'' (جیسا کہ کہتے ہیں کہ وہ بوسیدہ ہوگیا)، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کردیا ہے کہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھائے''۔ اس کو ابوداؤد سجستانی نے اپنی سنن میں روایت کیا اوراسکے کئی شواہد ہیں۔ [1]

حدیث نمبر : ۱۲

۱۲) منها ما اخبرنا ابو عبدالله الحافظ ثنا ابوبکر بن اسحاق الفقیه ثنا احمد بن علی الا بّار ثنا احمد بن عبدالرحمن بن بکّار الدمشقی ثنا الولید بن مسلم حد ثنی ابورافع

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''جمعہ کے روز مجھ پر

---

[1] سنن ابوداؤد۔۱/۱۵۷، نسائی فی المجتبیٰ۔۱/۲۰۳، ابن ماجہ، کتاب فرض الجمعہ۔۷۶، ابن ابی شیبہ۔۲/۵۱۶، مسند امام احمد۔۴/۸، مستدرک امام حاکم۔۴/۵۴، صحیح ابن خزیمہ۔۳/۱۱۸، صحیح ابن حبان۔۳/۷۸، سنن دارمی۔۱/۳۰۷، شعب الایمان۔۲/۱۱۰، دلائل النبوۃ لابونعیم۔۲/۵۶۷، تاریخ دمشق لابن عساکر۔۳/۱۵۷، نوادرالاصول۔۳۸۶، نسیم الریاض ۳/۵۰۲، کتاب الاذکار لامام نووی۔۱۰۶،

عن سعید المقبری عن ابی مسعود الانصاری رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال: اکثرو اللصلا ة علی یوم الجمعة، فانه لیس احد یصلی علی یوم الجمعة الا عرضت علی صلا ته، قال ابو عبدالله رحمه الله : ابو رافع هذا هواسماعیل بن رافع ۔[1]

زیادہ کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ اس دن جو بھی مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے"۔

اس حدیث میں ایک راوی ابورافع ہے۔ ابوعبداللہ (امام حاکم) نے کہا کہ یہ اسمعیل بن رافع ہے۔ [1]

حدیث نمبر : ۱۳

۱۳) اخبرنا علی بن احمد عبد ان الکاتب ثنا احمد بن عبیدالصفّار ثنا الحسن بن سعید ثنا ابراهیم بن الحج ثنا حماد بن سلمه عن یزید بن سنان عن مکحول الشامی عن ابی اما مة قال : قال رسو ل الله صلی الله علیه وسلم : اکثرو ا علی من الصلوة فی کل یوم جمعة فان صلاة امتی تعرض علی فی کل یوم جمعة فمن کا ن اقربهم منی منزلة ۔[2]

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ہر جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو اسلئے کہ میری امت کا درود ہر جمعہ کے روز مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔اب جو مجھ پر زیادہ درود پڑھے گا وہ درجہ میں سب سے زیادہ میرے قریب ہوگا"۔ [2]

حدیث نمبر : ۱۴

۱۴) اخبرنا ابو الحسن علی بن محمد بن علی السّقا ء الا سفرائنی قال حدثنی والدی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت

---

[1] مستدرک حاکم ۔۲/۴۲۱،شعب الایمان ۔۳/۴۲۱، کتاب الصلو ۃ علی النبی ۔۵۰،القول البدیع ۔۱۵۹،جلاء الافھام لابن قیم ۔۴۱،۔۔۔۔۔۔ [2] القول البدیع ۔۱۵۸،شفاء السقام ۔۴۹،فردوس الاخبار ۔۱/۱۰۵،الترغیب والترھیب ۔۲/۵۰۳

ابو علی ثنا ابو رافع اسامة بن علی بن سعید الرازی بمصر ثنا محمد بن اسماعیل بن سالم الصا ئغ حدثنا حکامة بنت عثمان بن دینار اخی مالک بن دینار قالت حد ثنی ابی عثمان بن دینار عن اخیه مالک بن دینار عن انس بن مالک خادم النبی صلی الله علیه وسلم قال : قال النبی صلی الله علیه وسلم "ان اقربکم منی یوم القیامة فی کل موطن اکثر کم علی صلا ة فی الدنیا من صلی علیّ فی یوم الجمعة ولیلة الجمعة قضی الله له مائة حاجة سبعین من حوائج الاخرة وثلا ثین من حوائج الدنیا یو کل الله ملکا یدخله فی قبری کما ید خل علیکم الهدایا یخبرونی من صلی علی باسمه و نسبه الی عشیر ته فاثبته عند ی فی صحیفة بیضآء - [1]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔"بے شک قیامت کے روز میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو دنیا کے اندر تم میں سب سے زیادہ مجھ پر درود پڑھتا ہوگا۔ جس نے جمعرات اور جمعہ کو مجھ پر درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائیگا۔ ستّر حاجتیں آخرت میں اور تیس حاجتیں اس دنیا میں نیز ایک فرشتہ اس کا موکل بنا دیا جائیگا جو کہ اسکا درود لے کر اسطرح میری قبر میں آئیگا جیسے تمہارے پاس کوئی تحفے وتحائف لیکر آتا ہے، جس نے مجھ پر درود شریف پڑھا وہ فرشتہ مجھے اسکے نام نسب اور خاندان کی اطلاح وخبر دیتا ہے پس وہ درود میں اپنے نورانی صحیفہ میں لکھ لیتا ہوں"۔ [1]

حدیث نمبر : ۱۵

۱۵) و فی هذا المعنی الحدیث الذی اخبرنا ابو علی الحسین بن محمد الروزبادی انباء

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

---

[1] شعب الایمان ۔۳/۱۱۱، الترغیب والترھیب ۔۱/۵۲۵، کنز العمال ۔۱/۵۰۶، نور اللمعۃ فی خصائص الجمعہ ۔۱۰۳، رواہ ابن بشکوال وابو لیمن ابن عساکر ودیلمی فی مسند الفردوس کذا فی القول البدیع ۔۱۵۶

ابو بكر بن داسة ثنا ابوداؤد ثنا احمد بن صالح قال قرأت على عبدالله بن نافع قال اخبرنی ابن ابی ذئب عن سعید المقبری عن ابی هریرة رضی الله عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله علیه وسلم " لا تجعلو ا بیوتکم قبورا ولا تجعلوا قبری عیداً وصلو علی فان صلات کم تبلغنی حیث کنتم ۔ [1]

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور میری قبر کو عید نہ بناؤ اور مجھ پر درود شریف پڑھتے رہا کرو، بے شک تمہارا درود شریف مجھے پہنچ جاتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو''۔ [1]

حدیث نمبر : ۱۶

۱۶) وفی هذا المعنی الحد یث الذی اخبرنا ابو محمد عبدالله بن یحیی بن عبدالجبار السکّری ببغداد ثنا اسماعیل بن محمد الصفّار ثنا عباس بن عبدالله الترقفی ثنا ابو عبدالرحمن المقری ثنا حیوة بن شریح عن ابی صخر عن یزید بن عبدالله بن قسیط عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال : " ما من احد یسلِّم علیّ الا ردّ اللّٰه روحی حتی ارُدُّ علیه السلام ۔ [2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''جب بھی کوئی مجھ پر صلوۃ وسلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو میری طرف لوٹا دیتا ہے، یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں''۔ [2]

---

[1] سنن ابی داؤد۔۱/۲۷۹، مسند امام احمد۔۲/۳۶۷، حلیۃ الاولیا۔۶/۲۸۳، مسند ابی یعلیٰ۔۱/۲۴۵، مصنف عبدالرزاق۔۳/۷۱، طبرانی المعجم کبیر۔۳/۸۳، مصنف ابن ابی شیبہ۔۳/۳۴۵، التاریخ الکبیر للبخاری۔۳/۱۸۶،

[2] ابوداؤد۔۱/۲۸۶، مسند اسحاق بن راھویہ۔۱/۴۵۳، مسند امام احمد۔۲/۵۲۷، شعب الایمان۔۲/۲۱۷، طبرانی المعجم الاوسط۔۳/۳۸۷، الترغیب والترھیب۔۲/۴۹۹، تاریخ اصبھان۔۲/۳۵۳، الرسائل القشریہ۔۱۶،

۱۷) و فی هذا المعنی الحدیث الذی اخبرنا ابو القاسم علی بن الحسن بن علی الطهمانی ثنا ابو الحسن محمد بن محمد الکارزیّ ثنا علی بن عبدالعزیز ثنا ابو نعیم ثنا سفیان عن عبدالله بن السائب عن زاذان عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه قال :

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ..... " اِنَّ لِلّٰه عزوجل ملائکة سیاحین فی الارض یبلغونی عن امتی السلام - [1]

حدیث نمبر : ۱۷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو کہ زمین میں سیر کرتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں''۔ [1]

۱۸) واخبرنا ابوالحسین بن بشران وابو القاسم عبدالرحمن بن عبید الله الحرقی قالا انباء حمزه بن محمد بن العباس ثنا احمد بن الولید ثنا ابواحمد الزبیری ثنا اسرائیل عن ابی یحیی عن مجاهد عن ابن عباس رضی الله عنه قال : لیس احد من امة محمد صلی الله علیه وسلم یصلی علیه صلا ة الا وهی تبلغه ، یقول له الملک، فلان یصلی علیک

حدیث نمبر : ۱۸

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ۔ ''امت محمدیہ کا جو بھی فرد حضور سید عالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیا جاتا ہے، ایک فرشتہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتا ہے کہ فلاں آدمی آپ پر اسطرح درود شریف

---

[1] سنن نسائی۔۱/۱۸۹، مسند امام احمد۔۱/۳۸۷، مصنف ابن ابی شیبہ۔۲/۵۱۷، مصنف ابن عبدالرزاق۔۲/۲۱۵، صحیح ابن حبان۔۳/۳۸۰، مسند ابو یعلی۔۵/۱۰۴، مستدرک الحاکم۔۲/۴۲۱، طبرانی معجم کبیر۔۱۰/۲۷، سنن دارمی۔۲/۲۲۵، شرح السنہ۔۳/۱۹۷، تاریخ بغداد۔۹/۱۰۴، کتاب الزہد۔۳۶۴، شعب الایمان۔۲/۹۹۱، حلیۃ الاولیا۔۴/۲۰۱، تاریخ دمشق لامام ابن عساکر۔۴/۱۶۵، طبقات الشافعیہ۔۱/۱۶۱، رسائل القشیریہ۔۱۲، الوفا لابن الجوزی۔۱۸۰، شفاء السقام۔۱۸۲

كذا و كذا صلاة - [1]

پڑھتا ہے۔ [1]

19) اخبرنا علی بن محمد بن بشران انباء ابو جعفر الرازی ثنا عیسٰی بن عبدالله الطیالسی ثنا العلاء بن عمرو الحنفی ثنا ابوعبدالرحمن عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : من صلی علی عند قبری سمعة ومن صلی علی نائیاً منه ابلغته[2] ابوعبدالرحمن هذا هو محمد بن مروان السدی فیما اری و فیه نظر و قد مفی ما یوکده - [3]

حدیث نمبر : ۱۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''جس نے میری قبر کے پاس مجھ پر درود شریف پڑھا میں اس کو خود سنتا ہوں اور جس نے قبر سے دور پڑھا وہ مجھے پہنچا دیا جاتا ہے''۔ [2]

ابوعبدالرحمٰن وہ محمد بن مروان سدی ہے میرے نزدیک اس میں نظر ہے۔(یعنی وہ ضعیف راوی ہے) مگر اس حدیث کی تائید گذشتہ احادیث سے ہوتی ہے۔ [3]

20) واخبر نا ابو عبدالله الحافظ انباء ابوعبدالله الصفّار ثنا ابوبکر بن ابی الدنیا حدثنی سوید بن سعید حدثنی ابن ابی

حدیث نمبر : ۲۰

حضرت سلیمان بن سحیم (تابعی جو ثقہ راوی ہے) نے فرمایا کہ مجھے خواب میں رسول

---

[1] مسند اسحاق بن راہویہ۔۱۵۳، طبقات الشافعیہ الکبریٰ۔۱/۱۶۹، مسند البزار۔۴/۷۴، التاریخ الکبیر للبخاری۔۶/۴۱۶، الکامل۔۵/۱۷۴۷، الترغیب والترھیب۔۲/۳۱۹، الجرح والتعدیل ابن ابی حاتم۔۶/۲۹۶،

[2] الترغیب والترھیب۔۲/۳۱۷، شعب الایمان۔۲/۲۱۸، طبقات الشافعیہ۔۱/۸۷، رسائل القشیریہ۔۱۷،

[3] اس حدیث کا ایک راوی ابوعبدالرحمٰن محمد بن مروان سدی ہے جسکے بارے میں ائمہ نے فرمایا متہم بالوضع اور متہم بالکذب ہے۔ دیکھئے میزان الاعتدال۔۴/۳۳، الضعفاء الکبیر۔۴/۱۳۶، تہذیب الکمال۔۱۷/۲۰۷، الصارم المنکی۔۲۸۳،

الرجان عن سليمان بن سحيم قال: رايت النبی صلی الله علیه وسلم فی النوم فقلت : یا رسول الله صلی الله علیه وسلم هؤ لاء الذین یا تو نک فیسلمون علیک ا تعقه سلا مهم ؟ قال نعم واردُّ علیهم ۔[1]

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جولوگ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں اور سلام عرض کرتے ہیں کیا آپ ان کا سلام سنتے اور سمجھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں! ہم ان کے سلام کا جواب بھی دیتے ہیں۔[1]

۲۱) وما یدل علی حیاتهم ما اخبرنا ابو عبدالله محمد عبدالله الحافظ اخبرنی ابو محمد المزنی ثنا علی بن محمد بن عیسٰی ثنا ابو الیمان انباء شعیب عن الزهری قال اخبرنی ابو سلمة بن عبد الرحمن و سعید بن المسیب ان ابا هریرة رضی الله عنه قال : استبّ رجل من المسلمین و رجل من الیهود، فقال المسلم : والذی اصطفی محمد علی العالمین فاقسم بقسم فقال الیهودی، والّذی اصطفیٰ موسیٰ علی

حدیث نمبر : ۲۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی کی آپس میں تلخ کلامی ہوگئی۔ مسلمان نے کہا اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں میں فضیلت عطا فرمائی۔ اور یہودی بولا کہ اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہانوں پر فضیلت بخشی۔ اس پر مسلمان نے یہودی کو زوردار طمانچہ ماردیا۔ یہودی

---

[1] الشفاء للقاضی عیاض ۔۲/۶۴، شعب الایمان ۔۳/۴۹۱، تہذیب تاریخ دمشق ۔۳/۳۶۵، احیاء العلوم ۔۴/۵۲۲، امام حاکم نے فرمایا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ (مستدرک ۔۲/۵۹۵) امام ابویعلیٰ نے کہا اس کے راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں۔ (مجمع الزوائد ۔۸/۲۱۱)

العالمين فرفع المسلم عند ذلک يده فلطم اليهوديُّ، فذهب اليهودی الی النبی صلی الله عليه وسلم فاخيره بالذی كا ن من امره وامر المسلم فقال النبی صلی الله عليه وسلم لا تخيّر رنی علی موسیٰ فانّ الناس يصعقون فاكون اوّل من يفيق فاذا موسی با طشً بجانب العرش فلا ادری أكان فيمن صعق فأفاق قبلی او كان ممن استثنی الله عزوجل[1]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اپنا اور مسلمان کا باہم ماجرہ سنایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دو کیونکہ لوگ (صور) کڑک سے بیہوش ہو جائیں گے اور سب سے پہلے مجھے افاقہ ہوگا۔ اچانک میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا پایا پکڑے ہوں گے۔ میں از خود نہیں جانتا کہ وہ بیہوش ہونے والوں میں سے ہوں گے اور مجھ سے پہلے انہیں ہوش آجائے گا، یا پھر ان میں سے ہوں گے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے اس سے مستثنیٰ فرمایا ہے۔ [1]

حدیث نمبر: ۲۲

۲۲) وفی الحديث الثابت عن الاعرج عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله عليه وسلم انه قال : لا تفضلوا بين انبياء الله تعالیٰ، فانه ينفخ فی الصور ليصعق من فی السموات و من فی الارض الا من يشاء الله نفخ فيه اخری فا كون اوّل من بعث فاذا

اور صحیح حدیث میں ہے جو کہ حضرت اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ۔ اللہ تعالیٰ کے نبیوں کو باہم ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو اس لئے کہ

---

[1] صحیح بخاری۔۱/۳۲۵، مسلم شریف۔۲/۲۶۷، ابوداؤد شریف۔۲/۲۸۶، مسند امام احمد۔۲/۲۶۴، مصنف ابن ابی شیبہ۔۱۱/۵۱۱، مسند ابی یعلی۔۱۱/۵۲۰، شرح السنہ۔۱۵/۱۰۵، طبرانی معجم اوسط۔۱/۱۹۰، السنن لکبریٰ للنسائی۔۴/۴۱۸

موسی(آخذ) با لعرش، فلا ادری اخوسب بصعقة یو م الطور ام بعث قبلی - [1]

وهذا انما یصح علی ان الله جل ثنا رد الی الانبیاء علیهم السلام : ارواحهم فهم احیاء عند ربهم کا الشهداء ، فاذا نفخ فی النفخة لأولی صعقوا ثم لا یکون ذ لک موتا فی جمعیع معا نیه الا فی ذهاب الاستشعار فان کان موسیٰ علیه السلام ممن استثنی الله عزوجل بقوله : الا من شاء الله ، فانه عزوجل لا یذهب با ستشعاره فی تلک الحالة ویحاسبه بصعقه یوم الطیور -

آخر کتاب حیاة الانبیاء علیهم الصلاة والسلام والحمدلله رب العالمین وصلی الله علی سیدنا محمد واله وسلم -

جب صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین کی ہر جان پر غشی طاری ہو جائے گی، سوائے اس کے جسے اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ فرمائے گا۔ پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے مجھے اٹھایا جائے گا اچانک (میں دیکھوں گا) کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کو پکڑے ہوئے ہوں گے، میں نہیں کہتا کہ کیا طور کی بے ہوشی ہی ان کی کفایت کرے گی یا وہ مجھ سے پہلے اٹھائے جائیں گے۔اور یہ صحیح ہے اس لیے کہ اللہ عزوجل نے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام پر ان کی روح لوٹا دی ہے میں اور اب وہ (تمام انبیاء) اپنے پروردگار کے یہاں شہداء کی طرح زندہ ہیں۔ [1]

چنانچہ پہلی بار صور پھونکا جائے گا تو سب پر غشی طاری ہوگی اور یہ کسی اعتبار سے موت نہ ہوگی بلکہ محض شعور کھو جانے کا نام ہوگا۔اب اگر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان عالی شان، اِلَّا مَن شاءَ اللہ، سے مراد یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس سے مستثنیٰ کیا ہے اور طور کی غشی میں ہی ان کا محاسبہ ہو چکا ہے تو اللہ تعالیٰ اب اس حالت میں ان کا شعور بھی کھو جانے نہیں دے گا۔

---

[1] صحیح بخاری۔۱/۳۲۵، مسلم شریف۔۲/۲۶۷، ابوداؤد شریف۔۲/۲۸۶، مسند امام احمد۔۲/۲۶۴، مصنف ابن ابی شیبہ۔۱۱/۵۱۱، مسند ابی یعلی۔۱۱/۵۲۰، شرح السنہ۔۱۵/۱۰۵، طبرانی معجم اوسط۔۱/۱۹۰، السنن لکبریٰ للنسائی۔۴/۴۱۸

يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّ
يَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ

عادت بنائیے

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدّثِ بریلوی علیہ الرحمہ
کے ترجمۂ قرآن "کنزُالاِیمان" سے روزانہ کم از کم ایک
رُکوع مع ترجمہ و تفسیر پڑھنے کی۔

بہترین کتابت میں "کنزالایمان" ہم سے حاصل کریں۔

ہفتہ واری

درسِ عقائد و اعمال

جناب محمد فاروق خالص ضوی
صدر سنی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او) ناگپور

ہر سنیچر رات ۱۰ بجے

بمقام

رضا اکیڈمی

قبرستان گیٹ کے پاس، مومن پورہ ناگپور ۱۸